الاربعون الحنفية وهى اربعون حديثا
في وصف بعض افعال النبى صلى الله عليه وسلم

جمعها
محمد وائل بن محمد اسامة حنبلي دمشقي

نمازِ حنفی چالیس (۴۰) احادیث کی روشنی میں

محرک و پیشکش
حضرت علامہ مولانا قاری محمد اشرف چشتی مدظلہ

ترجمہ
محمد شہزاد خان حافظ آبادی مدظلہ

دار العلم اسلامک ریسرچ سنٹر پاکستان
0311-7784860
مین سرگودھا روڈ، کسوکے بالکل پاس نزد لیاقت عباس بھٹی پٹرول پمپ، حافظ آباد

الأربعون الحنفية وهى أربعون حديثا فى وصف بعض افعال الصلاة

جمعها

محمد وائل بن محمد اسامه حنبلی دمشقی

نماز حنفی چالیس احادیث

نبوی ﷺ کی روشنی میں

ترجمہ

حضرت علامہ مولانا **محمد شہزاد خان** حافظ آبادی صاحب دام اقبالہ

محرک وپیشکش

حضرت علامہ مولانا **قاری محمد اشرف چشتی** صاحب مدظلہ العالی

نگرانِ اعلیٰ: دار القلم اسلامک ریسرچ سنٹر (حافظ آباد) پاکستان

باہتمام

دار القلم اسلامک ریسرچ سنٹر پاکستان

0311.7784860

سلسلہ اشاعت نمبر (2)

برائے ایصال ثواب

حضرت میاں **محمد احمد علی** بھٹی، و اہلیہ محترمہ، آف ملاح نوالہ

حضرت میاں **محمد نذیر احمد** بھٹی، و اہلیہ محترمہ، آف 40 چک نزد دراناں ٹاؤن

حضرت میاں **محمد یوسف بھٹی**، آف ملاح نوالہ

ڈاکٹر **منور احمد بھٹی**، و اہلیہ محترمہ، آف گکھڑ منڈی (رحمۃ اللہ علیہم)

وجمیع اُمتِ محمدیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

تمام تعریف وتوصیف اللہ جل مجدہ کی ذاتِ عالیہ کے لئے جس نے اپنی قدرتِ کاملہ کے ساتھ اس جہاں کو وجود بخشا، اور انسان کی ہدایت کی خاطر متعدد انبیاء کرام اور رُسل عظام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، اور سب سے آخر میں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر سلسلۂ نبوت کو مکمل فرمایا۔ آپ ﷺ کے بعد اُمت کی رُشد وہدایت کی ذمہ داری علماء صلحاء کے سپرد کی گئی ان مقربین نے ہر دور میں اپنی ذمہ داری کو احسن انداز میں نبھاتے ہوئے اس دور کے فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

سراج الامہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دینی خدمات یقیناً ناقابل فراموش ہیں مگر فتنہ پرور گروہ نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف سازشوں کا جال بچھا رکھا ہے اور موجودہ دور میں بھی ان کی فقہ اور مختلف مسائل میں آپ کے موقف کی تردید کرنا اُن ناعاقبت اندیش لوگوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ جامعۃ العین میں جب سردیوں کی چند تعطیلات ہوئیں اور میں تعطیلات گزارنے گھر گیا تو میری ملاقات میرے نہایت مشفق محسن قاری محمد اشرف چشتی صاحب سے ہوئی اُنہوں نے مجھے یہ کتاب دکھائی، اور کہا کہ آپ اس کا ترجمہ کر دیں۔

محترم قاری محمد اشرف صاحب عربی لیکچرر ہیں، اور اکثر غیر مقلد لیکچرز کے ساتھ اُن کا بحث مباحثہ ہوتا رہتا تھا بعض لوگ اعتراض کرتے کہ مذہب احناف کے مطابق نماز کے بعض افعال رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، یا احناف کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مخالف ہے، حالانکہ یہ بات تو محض افتراء ہے، اس لئے اُنہوں نے مجھے حکم دیا کہ **"الاربعون الحنفية"** اور **کیفیة صلاة النبی ﷺ"** کا ترجمہ کروں تا کہ عوام الناس کو اُن کے اس بے جا اعتراض سے بچایا جائے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کام کو شروع کیا، اور اللہ جل مجدہ کی عنایت سے چند دنوں میں اس کتاب کا ترجمہ مکمل ہوا۔ اللہ جل مجدہ کی ذاتِ عالیہ سے دُعا ہے کہ وہ کریم میری اس حقیری کاوش کو قبول فرما کر اسے اُمتِ مسلمہ کے لیے نافع بنائے، اور میرے لئے اُسے راہِ نجات بنائے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ۔ محمد شہزاد خان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحديث الاول =حدیث نمبر(1)

صفة التكبير (تکبیر کی صفت کا بیان)

"عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ". [1]

---

[1] أخرجه مسلم في الصحيح ، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام برقم الحديث (391)، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ج 2ص 180رقم الحديث (922)، وابن حبان في الصحيح، ج 5ص 176رقم الحديث (1863)، والطبراني في المعجم الكبير، ج 19ص 284(625)، وفي مسند الشاميين، ج 4 ص 84رقم الحديث (2698)، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ج2ص 13رقم الحديث (861)،و(627)، و(628)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج 2ص 38رقم الحديث (2306)،وفي الخلافيات بين الامامين الشافعي وأبي حنيفة، ج 2ص 251رقم الحديث (1477)، وابن عساكر في تاريخ دمشق، ج 34ص 48 ،وفي المعجم، ج1ص 101، والمزي في تهذيب الكمال، ج 29ص 349، كلهم عن مالك بن الحويرث رضي الله عنه

یونہی یہ روایت حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ مروی ہے فرمایا: "كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ".

"یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے حتی کہ دونوں کانوں کے برابر کر دیتے" أخرجه ابو يعلى في مسنده، ج3ص 255رقم الحديث (1701)

اسی طرح حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ". أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ج 22ص 29رقم الحديث (63)

"حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک بلند فرماتے"۔

الحديث الثاني = حديث نمبر (2)

"حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: " قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ". [1]

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرف ضرور دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز ادا فرماتے ہیں؟ تو میں نے آپ کی طرف دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ نے قبلہ کی طرف چہرہ کیا، پس تکبیر کہی، دونوں ہاتھوں کو بلند کیا حتی کہ دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر ہو گئے، پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی گٹے اور کلائی پر رکھا۔

"وقال ابن حجر: صححه ابن خزيمة وغيره". [2]

---

[1] أخرجه أبو داود في السنن، باب رفع اليدين في الصلاة رقم الحديث (726)، و (727)، والنسائي في السنن، باب موضع اليمين من الشمال في الصلاة رقم الحديث (889)، وفي السنن الكبرى ج1 ص463 رقم الحديث (965)، وأحمد في مسنده، ج31 ص160 رقم الحديث (18870)، وابن الجارود في المنتقى، ص62 رقم الحديث (208)، وابن خزيمة في الصحيح، ج1 ص243 رقم الحديث (480)، والطبراني في المعجم الكبير، ج22 ص35 رقم الحديث (82)، والبيهقي في السنن الصغرى، ج1 ص143 رقم الحديث (371) كلهم عن وائل بن حجر رضي الله عنه.

[2] فتح الباري شرح صحيح البخاري ج2 ص224۔ مزید دیکھئے: عمدة القاري شرح==

حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا: "امام ابن خزیمہ وغیرہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے" [1]

"الرسغ ويقال الرصغ: مفصل ما بين الكف والساعد".

"الرسغ"، اور **"الرصغ"** (بھی) کہا جاتا ہے۔ (معنی) ہتھیلی اور کلائی کا درمیانی جوڑ۔

الحديث الثالث = حديث نمبر (3)

وضع اليدين تحت السرة (ناف کے نیچے دونوں ہاتھوں کو باندھنا)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تحت السرة"۔ [2]

---

[1] == **صحيح البخاري، ج 5ص 276، وارشاد الساري لشرح صحيح البخاري ج2ص 75، شرح الزرقاني على الموطأ الأمام مالك ج 1ص 548**۔ امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی الشافعی رحمہ اللہ (م 676ھ) فرماتے ہیں: **"رَوَاهُ أبو داؤد بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ"**. (خلاصۃ الاحکام ج 1 ص **356**)۔ امام ابوحفص ابن الملقن الشافعی رحمہ اللہ (م 804ھ) فرماتے ہیں: **"رَوَاهُ أبو داؤد وَصَححه ابن خُزَيْمَة وَابن حبان"۔ (تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج ج 1ص 335)**

[2] **أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ج 3ص 320، وج1ص 390، كراچی، وج 1ص 427، ملتان۔**

مشہور غیر مقلد عالم عبد الرؤف بن عبد الحنان سندھو نے "صلوۃ الرسول" از صادق سیالکوٹی کی تخریج وتعلیق صفحہ **230** پر لکھا کہ: "مصنف ابن ابی شیبہ کے کسی نسخہ میں حدیث وائل بن حجر کے ایک طریق میں "تحت السرۃ" کے الفاظ ہیں اور اس کی سند صحیح ہے احناف میں سے بعض نے زیر ناف ہاتھ رکھنے پر اس سے بھی دلیل لی ہے"۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ: "مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ"۔"

فرمایا: کہ بے شک نماز میں یہ سنت ہے کہ دونوں ہتھیلی پر ہتھیلی رکھ کر ناف کے نیچے رکھے"۔

أخرجه أبو داود في السنن، باب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ، رقم الحديث ==

"علقمہ بن وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے نماز میں ناف کے نیچے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا"۔ [1]

---

[1] أخرجه أبو داود في السنن ،باب وَضعِ اليُمنى عَلَى اليُسرى في الصَّلاة،رقم الحديث (756)،وعبد الله بن أحمد في زوائد مسند أبيه (875)،ابن المنذر في الأوسط والسنن، ج3ص 94رقم الحديث (1290)، والدارقطني في السنن ،ج1 ص 388،والبيهقي في السنن الكبرى،ج 2ص 386،وفي الخلافيات بين الامامين الشافعي وأبي حنيفة ،ج 2 ص 254،والمقدسي في الأحاديث المختارة ،ج2ص 386رقم الحديث (771)، و(772)، والمزي في تهذيب الكمال،ج9ص 473، كلهم عن علي رضي الله عنه.

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:"أَخْذُ الأَكُفِّ عَلَى الأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ"۔ "یعنی ہتھیلی کو ہتھیلی پر نماز میں زیر ناف رکھے"۔

أخرجه أبو داود في السنن ،باب وَضعِ اليُمنى عَلَى اليُسرى فِي الصَّلاة،رقم الحديث (758)، وابن المنذر في الاوسط والسنن، ج3ص 94رقم الحديث (1291)، والبيهقي في الخلافيات ،ج2ص 255.

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"مِنْ أَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ تَعْجِيلُ الإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُكَ يَمِينَكَ عَلَى شِمَالِكَ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ"۔ "یعنی تین چیزیں اخلاق انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہیں، افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھنا"۔

أخرجه البيهقي في الخلافيات بين الامامين الشافعي وأبي حنيفة ،ج 2 ص 254 رقم الحديث (1684)، وابن حزم في المحلى ج 2ص 30.

امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 238ھ) فرماتے ہیں: "تَحْتَ السُّرَّةِ أَقْوَى فِي الحَدِيثِ وَأَقْرَبُ إِلَى التَّوَاضُعِ".(مسائل الامام أحمد بن حنبل واسحاق بن راهويه برواية الكوسج

قال الحافظ ابن قطلوبغا(ت 879ھ): "وھذا اسناد جید". [1]

حافظ (قاسم) ابن قطلوبغا رحمہ اللہ نے کہا: "اور یہ سند جید ہے"۔

وقال الترمذی : وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالتَّابِعِينَ ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ ، يَرَوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ، وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ ، وَرَأَى بَعْضُهُمْ: أَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ ،وَكُلُّ ذَلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ [2]

"اور امام ترمذی نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے صحابہ، اور تابعین اور ان کے بعد والوں میں سے اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔ اور ان کی رائے یہ ہے کہ مرد نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھے، بعض کی رائے ناف سے اوپر رکھنے کی ہے، اور بعض کی ناف کے نیچے رکھنے کی ہے، ان کے ہاں اس سب کی گنجائش ہے"۔

الحديث الرابع = حدیث نمبر (4)

دعاء الاستفتاح (شروع کی دعا)

"عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ ، قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ،وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ،وَلَا إِلَهَ غَيْرَكَ"۔ [3]

==، ج 2 ص 551۔ 552، الاوسط والسنن لابن المنذر، ج 3 ص 94 تحت الرقم (1291) "یعنی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا یا دہ قوی ہے اور تواضع کے زیادہ قریب ہے"۔

[1] التعريف والأخبار بتخريج أحاديث الاختيار (ق) 26

[2] السنن الترمذی ،بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ اليَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ، تحت الرقم (252)

[3] أخرجه ابو داود فی السنن ،بَابُ مَنْ رَأَى الِاسْتِفْتَاحَ بِسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رقم الحديث (776) وابن ماجه فی السنن ،بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ،رقم الحديث (806)، ==

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو آپ ﷺ کہتے: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَىٰ جَدُّكَ، وَلَا إِلَٰهَ غَيْرُكَ". [1]

[1] =والترمذى فى السنن، بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رقم الحديث (243)، و اسحاق بن راهويه فى مسنده، ج2 ص 433 رقم الحديث (1000)، والبزار فى مسنده، ج 18 ص 258 رقم الحديث (302)، وابن المنذر فى الاوسط والسنن، ج3 ص 81-82 رقم الحديث (1265)، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ج1 ص 198 رقم الحديث (1173)، والحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ج 1 ص 360 رقم الحديث (859)، وأبو نعيم فى تاريخ أصبهان، ج2 ص 7، والبيهقى فى السنن الكبرى، ج2 ص 51-52 رقم الحديث (2347)، و(2348)، وفى معرفة السنن والآثار، ج 2 ص 347-348 رقم الحديث (3002)، وفى الدعوات الكبير رقم الحديث (77)، والبغوى فى شرح السنة، ج 3 ص 37-38 رقم الحديث (573)، والمزى فى تهذيب الكمال، ج5 ص 316، كلهم عن عائشة رضى الله عنها.

امام حاکم رحمہ اللہ نے فرمایا: "هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"، وقال الذهبى فى التلخيص المستدرك: على شرطهما.

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ يَقُولُ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَىٰ جَدُّكَ وَلَا إِلَٰهَ غَيْرُكَ".

(أخرجه ابن ماجه فى السنن، بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رقم الحديث (804)، والنسائى فى السنن، نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ، رقم الحديث (899)، و (900)، وابن أبى شيبة فى المصنف، ج 1 ص 210 رقم الحديث (2401)

وقال العراقي: رجاله ثقات. [۱]

امام ابوالفضل عراقی رحمۃ اللہ علیہ (م 806ھ) نے کہا: "اس کے رجال ثقہ ہیں"۔

وقال تلميذه ابن حجر: وأقل درجاته أن يكون حسنًا. [۲]

اور اُن کے تلمیذ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس کا سب سے کم درجہ حسن ہونے کا ہے۔

وروى نحوه الطبراني في "المعجم الاوسط" عن أنس. [۳]

اور امام طبرانی نے "معجم الاوسط" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

وقال الحافظ الهيثمي: رجاله موثقون. [۴]

حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

قال الترمذي: وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَقَالُوا: إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: " سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ " ثم قال: وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ، وَغَيْرِهِمْ ". [۵]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اکثر اہل علم نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ،

---

[۱] المستخرج على المستدرك للحاكم، ص 72۔

[۲] نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الاذكار، ج 1 ص 398۔

[۳] انظر: معجم الأوسط للطبراني، ج 3 ص 242، حديث (3039)، وفي الدعاء، ج 1 ص 173، حديث (505۔ 506)، وأبو يعلى في مسنده، ج 6 ص 389، حديث (3735)

[۴] مجمع الزوائد، ج 2 ص 107۔

[۵] السنن الترمذي، بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، تحت الرقم (242)

وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ".

پھر فرمایا: یونہی حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے اور تابعین وغیرہ سے اکثر اہلِ علم کا مذہب بھی یہی ہے۔

الحديث الخامس = حديث نمبر (5)

الاسرار بالبسملة (**بسم الله الرحمن الرحيم آهسته پڑھنا**)

" عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِـ {الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} "(وفي رواية : "يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ ". [1]

---

[1] أخرجه البخاري في الصحيح ،بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ، ج1ص 149رقم الحديث (743) ،والنسائي في السنن ،بَابُ الْبَدَاءَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ ،رقم الحديث (902)،وابن ماجه في السنن ،بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ ،رقم الحديث (813)،وابن أبي شيبة في المصنف ،ج1ص 360رقم الحديث (4130)،و ج 1ص 361 رقم الحديث (4145)،وابن المنذر في الأسط والسنن ،ج 3 ص 119رقم الحديث (1342)، والطبراني في الأوسط ،ج5ص 331رقم الحديث (5462)،وأبو نعيم في تاريخ أصبهان ج1ص 267 ،والبيهقي في السنن الكبرى ،ج2ص 74 ،حديث(2416)، والآخرون۔

وأخرجه الترمذي في السنن ، بَابٌ فِي افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِـ {الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} ،رقم الحديث (246)، وأبو داود في السنن ،بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ بِـ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ"،رقم الحديث (782)، والشافعي في السنن المأثورة،ص 138، وابن المنذر في الأوسط والسنن ،ج3 ص 119 رقم الحديث (1343)، والطبراني في الأوسط ،ج 2 ص 16رقم الحديث (1080)،و ج8ص 18رقم الحديث (7824)، والبيهقي في معرفة السنن،ج2ص 380 رقم الحديث (3119)،وفي السنن الكبرى ،ج2ص 75رقم ==

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما "**الحمد لله رب العالمين**" سے نماز (یعنی قرأت) شروع کرتے تھے"۔ [1] اور ایک روایت میں ہے" وہ قرأت کی ابتداء "**الحمد لله رب العالمين**" سے فرماتے تھے"۔ اور مسلم نے اپنی روایت میں زیادہ کیا:

"لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا". [2]

"یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم قرأت کے شروع اور آخر میں ذکر نہیں کرتے تھے"۔

الحديث السادس = حدیث نمبر (6)

حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدَنَا يَقْرَأُ: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ يَقُولُ: " صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾". [3]

"حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے سے مروی ہے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مغفل کسی کو" بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے سن لیتے تو فرماتے: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی، ان میں سے کسی کو" بسم اللہ الرحمن الرحیم" (جہراً) پڑھتے ہوئے نہیں سنا"۔

---

[1] = الحديث (2417) زاد: ذكر "عثمان رضي الله عنه"، والآخرون۔

[2] صحيح مسلم، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة، رقم الحديث (399)

[3] أخرجه النسائي في السنن، ترك الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم، رقم الحديث (908)، وفي السنن الكبرى، ج 1 ص 470 رقم الحديث (982)

جبکہ سنن ترمذی حدیث نمبر (244) میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو نماز میں بلند آواز سے تسمیہ پڑھنے کو بدعت قرار دیا ہے، اور اپنے بیٹے کو اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

وقال الترمذي: حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَالعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَغَيْرُهُمْ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ المُبَارَكِ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ: لَا يَرَوْنَ أَنْ يَجْهَرَ بِ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، قَالُوا: وَيَقُولُهَا فِي نَفْسِهِ"

امام ترمذی ؒ نے کہا: حضرت عبد اللہ بن مغفل کی حدیث" حسن" ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ کے اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل اسی پر ہے۔ ان صحابہ میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی وغیرہ ہیں، اور اُن کے بعد تابعین کا بھی اسی پر عمل ہے۔ اور سفیان ثوری اور ابن مبارک، احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے، وہ جہراً بسم اللہ پڑھنے کے قائل نہیں، اور انہوں نے کہا: نمازی اسے سراً پڑھے۔

"عبداللہ بن مغفل کے بیٹے کا نام یزید ہے جیسا کہ تقریب التھذیب میں ہے"۔

الحديث السابع=حديث نمبر(7)

لاقرأة خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت نہیں)

"عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ، فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ" ۔ [1]

---

[1] أخرجه ابن ماجه في السنن، باب إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَأَنْصِتُوا، رقم الحديث(850)، و أحمد في مسنده، رقم الحديث(14643)، وابن عدي في الكامل، ج2ص 334، وأبي حنيفة في مسنده رواية أبي نعيم، ص 32، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ج 1ص 217رقم الحديث(1294)، والدارقطني في السنن، ج2ص 107۔108 رقم الحديث(1233) وابن الأعرابي في المعجم، ج 2ص 1 85 رقم الحديث(1755)، وأبو نعيم في الحلية الأولياء، ج 7ص 334، والبيهقي في الخلافيات بين الامامين الشافعي وأبي حنيفة ج2ص 432رقم الحديث(1843)، و(1857)، وفي السنن الكبرى، ج 2 ص 228 =

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو اس (امام) کی قرات ہی اس (مقتدی) کی قرأت ہے"۔ [1]

وقال شمس الدين ابن أبي عمر المقدسي الحنبلي(متوفى 682هـ): "وهذا إسنادٌ صَحِيحٌ مُتَّصِلٌ، رِجالُه كلُّهم ثقاتٌ". [2]

"امام شمس الدین ابن ابی عمر مقدسی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی 682ھ) نے کہا: اس حدیث کی اسناد صحیح متصل ہیں، اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں"۔

"ورواه عبد بن حميد: وقال المحدث البوصيري:" وهو على شرط مسلم" [3]۔ "اور عبد بن حمید نے روایت کیا، اور محدث بوصیری رحمہ اللہ نے کہا: یہ امام مسلم کی شرط پر ہے"۔ **"ورواه أحمد بن منيع في مسنده كما ذكر البوصيري وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين".** [4]

---

[1] برقم الحديث (2898)، وابن الجوزي في التحقيق في مسائل الخلاف، ج 1ص 364، كلهم عن جابر رضي الله عنه.

روي حديث ابن عباس ومن حديث أبي سعيد ومن حديث ابن عمر ومن حديث أبي هريرة ومن حديث أنس ومن حديث ابن مسعود ومن حديث النواس بن سمعان

[2] الشرح الكبير لابن قدامة الحنبلي (المطبوع مع المقنع والإنصاف)، ج 4ص 305۔

[3] منتخب عبد بن حميد رقم الحديث (1052)، إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، للبوصيري، ج 2ص 343.

[4] إتحاف الخيرة المهرة، ج2ص 343۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے:

"﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [سورة الأعراف آية: 204]

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"۔ ==

"اور امام احمد بن منیع رحمہ اللہ نے اپنی "مسند" میں اس حدیث کو روایت کیا، جیسا کہ بوصیری رحمہ اللہ نے ذکر کیا، اور کہا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے"۔ [1]

---

[1] == مفسر قرآن حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ: "**الْمُؤْمِنُ فِي سَعَةٍ مِنَ الِاسْتِمَاعِ إِلَيْهِ إِلَّا فِي صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ أَوِ الْمَكْتُوبَةِ أَوْ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ يَوْمَ أَضْحَى يَعْنِي (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا) [الأعراف: 204]**"۔

"یعنی آیت کریمہ "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو" کے مطابق مومن کو گنجائش ہے کہ قرآن سنے یا نہ سنے، مگر فرض نمازوں، جمعہ کی نماز، عید الفطر کی نماز اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کوئی گنجائش نہیں کہ (قرأت امام کو) نہ سنے"۔

(أخرجه البيهقي في جزء القرأة، ص 108، حديث (253)، وفي السنن الكبرى، ج2 ص 221، حديث (2885)، وابن أبي حاتم في تفسيره، ج5 ص 1646، حديث (8733)

مشہور و معروف غیر مقلد عالم ارشاد الحق اثری صاحب نے "توضیح الکلام، ص 524" میں اس کی سند کو "حسن" قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا کہ:

"وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا [الأعراف: 204] يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ" أخرجه البيهقي في جزء القرأة، ص 109 رقم الحديث (254)، وابن المنذر في الأوسط والسنن، ج3 ص 105 رقم الحديث (1317) "یعنی آیت کریمہ "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو" فرض نماز کے متعلق ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

" قَالَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ: أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ كَمَا أُمِرْتَ، فَإِنَّ فِي الْقِرَاءَةِ لَشُغْلًا وَسَيَكْفِيكَ ذَلِكَ الْإِمَامُ". (أخرجه البيهقي في جزء القرأة، ص 109 رقم الحديث (257)، و 169_170 رقم الحديث (373_374)، وعبد الرزاق في المصنف، ج2=

الحديث الثامن =حديث نمبر(8)

حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ: هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ، وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ".

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ "لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ". [1]

"حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے جب سوال کیا گیا" کیا کوئی شخص

= ص 137رقم الحديث (2803)، والطبرانى فى الكبير، ج 9ص 264 رقم الحديث (9311)، وفى الأوسط، ج 8ص 87 رقم الحديث (8049)، وابن المنذر فى الأوسط والسنن، ج3ص 102رقم الحديث (1310)، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ج 1ص 219 رقم الحديث(1307. 1308. 1309)، والبيهقى فى الخلافيات بين الامامين الشافعى وأبى حنيفة، ج 2ص 460 ـ 461، وفى السنن الكبرى، ج 2ص 229رقم الحديث (2900)، والآخرون۔

" یعنی آپ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے متعلق فرمایا: قرأت سننے کے لئے خاموش رہو، جیسا کہ حکم دیا گیا ہے کیونکہ قرأت میں شغل ہے، اور امام کا پڑھنا ہی تمھارے لئے کافی ہے"۔

ارشاد الحق اثری صاحب نے کہا کہ: یہ اثر سنداً صحیح ہے"۔ (توضیح الکلام ،ص 523)

[1] أخرجه مالك فى الموطأ ،ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر فيه ،ص 74،وبرواية أبى مصعب الزهرى ج1ص 96رقم الحديث (251)، والطحاوى فى شرح معانى الآثار ،ج1ص 220رقم الحديث(1317)

شعیب الارنؤوط نے" سنن ابی داود، ج 2ص 121" پر اپنی تحقیق میں کہا کہ :وإسناده صحيح.

وفى "المسند" (14643) من حديث جابر بن عبد الله رفعه "من كان له إمام فقراءته له قراءة" وهو حديث حسن بطرقه وشواهده" انظر بسط ذلك في تعليقنا على "المسند".

امام کے پیچھے کرے گا"؟ آپ نے فرمایا: جب تم میں کوئی امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو امام کی قرات اس کیلئے کافی ہے اور جب اکیلا نماز ادا کرے تو قرأت کرے"۔
نافع نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے"۔

الحديث التاسع = حديث نمبر (9)

"عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: لَا، قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ"۔ [1]

"عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ اس نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرأت کرنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: امام کیساتھ کسی چیز میں کوئی قرأت نہیں"۔

الحديث العاشر = حديث نمبر (10)

"عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَقَالُوا: "لَا تَقْرَءُوا خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ"۔ [2]

---

[1] أخرجه مسلم في الصحيح، بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ، رقم الحديث (577)، والنسائي في السنن، تَرْكُ السُّجُودِ فِي النَّجْمِ، رقم الحديث (960)، وفي السنن الكبرى، ج2 ص6 رقم الحديث (1034)، وإسماعيل بن جعفر في حديثه، ص 385۔ 386رقم الحديث (331)، وابن أبي شيبة في المصنف، ج1 ص 330رقم الحديث (3783)، وأبو عوانة في المستخرج، ج1ص 522 رقم الحديث (1951)، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ج2 ص 176رقم الحديث (1274)، والبيهقي في الخلافيات بين الامامين الشافعي وأبي حنيفة، ج3ص 89رقم الحديث (2132)، وانظر: شرح معاني الآثار للطحاوي، ج1 ص 219رقم الحديث (1312إلى1315)۔

[2] أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ج1 ص219 (1312)، و(1313)۔

"عبید اللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ اس نے عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت، اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (امام کے پیچھے قرأت کرنے) کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: نمازوں میں امام کے پیچھے کسی چیز میں قرأت نہ کرو"۔

وقال الحافظ العيني: اسناده صحيح على شرط مسلم۔ [1]

اور حافظ عینی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث کی اسناد امام مسلم کی شرط پر صحیح ہیں۔

الحديث الحادى عشر = حديث نمبر (11)

الاسرار بالبسملة والتامين (تسمیہ وآمین آہستہ پڑھنا)

"عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ". فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، وَكَتَبُوا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ: أَنْ صَدَقَ سَمُرَةُ"۔ [2]

"عن سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نماز میں دو جگہ سکوت فرماتے، جب نماز میں داخل ہوتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے۔ عمران بن حصین نے اس بات کا انکار کیا، اور انہوں نے حضرت ابی بن کعب کی طرف خط لکھا تو حضرت ابی نے اُن کی طرف لکھا کہ سمرہ بن جندب نے سچ کہا ہے"۔

---

[1] نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار في شرح معاني الآثار، ج 4 ص 123۔

[2] أخرجه أحمد في مسنده رقم الحديث (20166)، و(20228)، و(20243)، أبو داود في السنن، بَابُ السَّكْتَةِ عِنْدَ الِافْتِتَاحِ رقم الحديث (777)، وابن أبي شيبة في المصنف، ج 1 ص 227، حديث (2840)، و الدارمي في السنن، ج 2 ص 791۔ 792، حديث (1279)، والطبراني في الكبير، ج 7 ص 226 رقم الحديث (6942)، والبيهقي في معرفة السنن والآثار، ج 3 ص 90۔ 91 رقم الحديث (3829)، و(3830)، وابن عبد البر في التمهيد، ج 11 ص 41۔ 42، وفي الانصاف (23)، والآخرون۔

"وقال الحافظ ابن حجر: حديث حسن". [1]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث الثاني عشر = حديث نمبر (12)

رفع اليدين عند افتتاح الصلاة فقط

صرف نماز کے شروع کرتے وقت رفع یدین کرنا

"عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: "أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ". [2]

"حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: کیا میں

---

[1] نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار، ج2ص 24۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: " أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ: {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قَالَ: "آمِينَ" يَخْفِضُ بِهَا صَوْتَهُ". (أخرجه الحاكم في المستدرك، ج2ص 253، رقم الحديث (2913)

"یعنی بیشک انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} پڑھا تو آمین کو آہستہ آواز میں پڑھا۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے مگر دونوں نے اس کا اخراج نہیں کیا۔ اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "تلخیص" میں کہا کہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

[2] أخرجه الترمذي في السنن، بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ، رقم الحديث (257)، وأبو داود في السنن، بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ، رقم الحديث (748)، والنسائي في السنن، الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ، رقم الحديث (1058)، وفي السنن الكبرى، ج 1 ص 332 رقم الحديث (649)، وابن أبي شيبة في مسنده، ج 1ص 219، رقم الحديث (323)، وفي المصنف، ج1ص 213، رقم الحديث (2441)، وأحمد في مسنده، =

تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ تو آپ نے نماز پڑھائی تو آپ نے پہلی بار کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھائے"۔ [1]

"وقال الترمذی: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ . وَالتَّابِعِينَ . وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَأَهْلِ الْكُوفَةِ".

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: "عبداللہ بن مسعود کی حدیث، حدیث حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین میں بہت سے اہل علم کا یہی مذہب ہے، اور یہی امام سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے"۔

الحديث الثالث عشر=حديث نمبر (13)

"وعن عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ: "أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ". [2]

---

[1] =رقم الحديث (3681)، و(4211)، وابن المنذر في الأوسط والسنن، ج3ص 149 حديث (1392)، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ج1ص 224، حديث (1349)، و(1350)، وأبو يعلى في مسنده، ج8ص 453- 454، حديث(5040)، و ج9ص 203، وحديث (5302)، والبيهقي في معرفة السنن والآثار، ج2ص 422، وفي السنن الكبرى، ج2ص 112۔

علامہ ابن حزم ظاہری نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے (المحلی بالآثار ج 3 ص 4)۔ حسین سلیم اسد نے کہا: اسنادہ صحیح۔ (مسند ابو یعلی)۔ علامہ احمد شاکر اور ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا (جامع ترمذی تحقیق احمد شاکر، ومشکاۃ المصابیح تحقیق الالبانی)

[2] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ج1ص 213رقم الحديث (2442)، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ج1ص 225رقم الحديث (1353)، و(1354)، وفي شرح =

"عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں پہلی تکبیر میں ہاتھوں کو بلند کرتے تھے، پھر دوبارہ (ہاتھ) نہیں اٹھاتے تھے"۔

وقال ابن حجر: "ورجاله ثقات"۔ [1]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

الحديث الرابع عشر=حديث نمبر (14)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ: "صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ". قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: " وَرَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، وَأَبَا إِسْحَاقَ ، لَا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ "۔ [2]

"حضرت اسود سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز ادا کی، تو آپ نے نماز میں کہیں بھی ہاتھ نہیں اٹھائے، سوائے اس وقت جب آپ نے نماز شروع کی۔ عبد الملک نے کہا: میں نے شعبی، ابراہیم، ابو اسحاق کو دیکھا، وہ ہاتھ بلند نہیں کرتے، مگر جب نماز شروع کرتے (تو ہاتھ اٹھاتے تھے)"۔

وقال الطحاوي: وهو حديث صحيح"۔ [3]

=مشكل الآثار، ج 15ص 33۔ 34رقم الحديث (5825)

[1] الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ج 1ص 152۔

[2] ابن أبي شيبة في المصنف، ج 1ص 214، رقم الحديث(2454)، وابن المنذر في الأوسط في السنن والاجماع، ج 3ص 148۔149، حديث(1391)، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ج 1ص 227، حديث (1364)، وشرح مشكل الآثار، ج 15ص 50)

[3] انظر: شرح معاني الآثار، ج 1ص 227۔

امام طحاوی ﷫ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

وقال ابن حجر: "وهذا رجاله ثقات". [1]

حافظ ابن حجر عسقلانی ﷫ نے کہا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

اس کی سند میں ایک راوی عبد الملک ہے یہ سعید بن حیان بن ابجر کے بیٹے ہیں۔ اسی طرح "تقریب التہذیب" [2] میں ہے۔ ابو اسحاق وہ عمرو بن عبداللہ السبیعی ہیں، حافظ الحدیث بڑے تابعین سے ہیں۔

الحديث الخامس عشر = حديث نمبر (18)

وضع الركبتين قبل اليدين في الانحطاط الى السجود

(سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھنا)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ". [3]

---

[1] **الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ج 1 ص 152۔** امام ابو عبداللہ المغلطائی ﷫ نے اپنی **"شرح سنن ابن ماجه"** میں فرمایا: **"صحيح على شرط مسلم"۔**

امام ابو محمد الزیلعی ﷫ نے فرمایا: **"وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ، فَإِنَّ مَدَارَهُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ حُجَّةٌ، ذكر ذَلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْهُ. انْتَهَى". (نصب الراية، ج 1 ص 405)**

علامہ بدر الدین عینی ﷫ نے فرمایا: **هذا حديث صحيح نص عليه الطحاوي بقوله وهو حديث صحيح. (نخب الأفكار، ج 4 ص 191)** علامہ مرتضی زبیدی ﷫ نے فرمایا: **" هذا السند صحيح على شرط مسلم"۔ (اتحاف السادة المتقين بشرح أحياء علوم الدين، 3 ص 87)**

[2] **انظر: تقريب التهذيب، ص 394۔**

[3] **أخرجه الترمذي في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ اليَدَيْنِ فِي السُّجُودِ، رقم الحديث (268)، وأبو داود في السنن، بَابُ كَيْفَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، رقم الحديث =**

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھا، اور جب اٹھے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھایا"۔ [1]

وقال الترمذي: وَالعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ.

امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: اکثر اہل علم کا مذہب یہی ہے۔

الحديث السادس عشر = حديث نمبر (16)

عَنْ أَنَسٍ بن مالك رضي الله عنه، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَبَّرَ فَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصِلٍ مِنْهُ، وَانْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى سَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ". رواه الحاكم وقال: "هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا أَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وأقره الذهبي". [2]

---

[1] = والنسائي في السنن، بَابُ أَوَّلِ مَا يَصِلُ إِلَى الأَرْضِ مِنَ الإِنْسَانِ فِي سُجُودِهِ، رقم الحديث (1089)، وبَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَنِ الأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ، رقم الحديث (1154)، وابن ماجه في السنن، بَابُ السُّجُودِ، رقم الحديث (882)، والدارمي في السنن، ج2ص 834، رقم الحديث (1359)، وابن المنذر في الأوسط، ج3ص 165، رقم الحديث (1429)، وابن خزيمة في الصحيح، ج1ص 319، رقم الحديث (629)، وابن حبان في الصحيح، ج5ص 237(1912)، والآخرون۔

وقال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ شَرِيكٍ۔

وقال الحازمي في الاعتبار في الناسخ والمنسوخ من الآثار، ص 77: وَهُوَ عَلَى شَرْطِ أَبِي دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ، وَالنَّسَائِيِّ"۔

[2] أخرجه الحاكم في المستدرك، 1ص 349، رقم الحديث (822)، والدارقطني في السنن، ج2ص 150۔ 151، رقم الحديث (1308)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج 2=

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تکبیر کہی تو دونوں انگوٹھوں کو دونوں کانوں کے برابر کیا، پھر آپ نے رکوع کیا یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا، اور تکبیر کے ساتھ سجدہ کی طرف جھکے یہاں تک کہ گھٹنے، ہاتھوں سے پہلے رکھے"۔ [1]

امام حاکم رحمہ اللہ نے فرمایا: شیخین (بخاری ومسلم) کی شرط پر یہ اسناد صحیح ہے، میں اس میں کسی علت کو نہیں جانتا، اور شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی، اور حافظ ذھبی رحمہ اللہ نے امام حاکم رحمہ اللہ کے قول کو برقرار رکھا ہے۔

الحديث السابع عشر = حديث نمبر (17)

وضع الوجه بين اليدين في السجود

(سجدے میں چہرہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ. وفيه: فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ "۔ [2]

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز میں داخل ہوتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا۔ اور اس حدیث

---

[1] =ص 143، رقم الحديث (2632)، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ج6 ص 294، رقم الحديث (2310)

[2] أخرجه مسلم في الصحيح، بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ، رقم الحديث (401)، وأحمد في مسنده، ج 31 ص 157، رقم الحديث (18866)، وأبو عوانة في المستخرج، ج 1 ص 428۔ 429، رقم الحديث (1596)، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ج2 ص 24، رقم الحديث (889)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج 2 ص 43 (2323)، و (2515)، والآخرون۔

میں ہے جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا"۔

الحديث الثامن عشر=حديث نمبر (18)

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ، فَقَالَ: بَيْنَ كَفَّيْهِ"۔ [1]

"ابو اسحاق سے مروی ہے، فرمایا: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے چہرے کو کہاں رکھتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں ہتھیلیوں کے درمیان (رکھتے تھے)"۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: "وَفِي البَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، وَأَبِي حُمَيْدٍ، "حَدِيثُ البَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ"۔ اس باب میں حضرت وائل بن حجر اور ابوحمید رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے، اور حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے"۔

الحديث التاسع عشر=حديث نمبر (19)

تفريج الاصابع في الركوع وضمها في السجود

(رکوع میں انگلیوں کو کھلا رکھنا اور سجدہ انہیں ملانا)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ، فَرَّجَ أَصَابِعَهُ، وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ"۔ [2]

---

[1] أخرجه الترمذي في السنن، باب ما جاء أين يضع الرجل وجهه إذا سجد، رقم الحديث (271)، وابن أبي شيبة في المصنف، ج1 ص 233، رقم الحديث (2665)، وأبو يعلى في مسنده، ج3 ص 232، حديث (1669)، والبغوي في شرح السنة، ج3 ص 142، رقم الحديث (648)، والطوسي في المستخرج على سنن الترمذي، ج2 ص 130۔ 131۔

[2] أخرجه ابن حبان في الصحيح، ج5 ص 247۔ 248، رقم الحديث (1920)، والطبراني في المعجم الكبير، ج 22 ص 19، رقم الحديث (26)، والدارقطني في السنن

"حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع کیا تو اپنی انگلیوں کو کھلا رکھا، اور جب سجدہ کیا تو انگلیوں کو ملایا"۔ [1]

قال الحافظ الهيثمي: اسناده حسن. [2] حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا: اس کی سند حسن ہیں

الحديث العشرون = حديث نمبر (20)

هيئة القدمين فى الجلوس

(بیٹھنے میں دونوں قدموں کی ہیئت)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: "مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنَى، وَاسْتِقْبَالُهُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَى". [3]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرمایا: دائیں قدم کو کھڑا کرنا، اس کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کرنا، اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا، نماز کی سنت سے ہے"۔

---

[1] =، ج2ص 138، رقم الحديث (1283)، والبيهقي فى السنن الكبرى، ج2ص 162، رقم الحديث (2695)، ورواه بعضهم بلفظ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ، فقط كما فى المستدرك للحاكم، ج1ص 350، رقم الحديث (826)، وابن خزيمة فى الصحيح، ج1ص 324، رقم الحديث (642) وقال الامام ابن الملقن فى "البدر المنير"، ج3ص 668: هَذَا الحَدِيث صَحِيح رَوَاهُ بِاللَّفْظِ المَذْكُور الحَاكِم فِي "مُسْتَدْركه عَلَى الصَّحِيحَيْنِ"، وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي "صَحِيحهمَا"، وَالْبَيْهَقِيّ فِي "سنَنه". قَالَ الحَاكِم: هَذَا حَدِيث صَحِيح عَلَى شَرط مُسلم وَلم يخرجَاهُ.

[2] انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج2ص 135۔

[3] أخرجه النسائي فى السنن، بَابُ الِاسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُودِ لِلتَّشَهُّدِ، رقم الحديث (1158)، وفى السنن الكبرى، ج1ص 372، رقم الحديث (748)، ناصر الدین البانی نے "سنن نسائی" پر اپنی تحقیق میں اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

الحديث الحادى والعشرون=حديث نمبر(21)

ترك التَّوَرُّك

تَوَرُّک کو ترک کرنا [بائیں سرین پر بیٹھنا، اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال دینا]

"عن أبي حميد الساعدي أنه ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في جمع من صحابة رسول الله ﷺ فقال: ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ"۔ [1] وقال ابن حجر: هذا حديث صحيح"۔ [2]

"حضرت ابوحمید ساعدی سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: پھر آپ نے تکبیر کہی پس سجدہ کیا، پھر تکبیر کہی تو کھڑے ہو گئے، اور تورک نہیں کیا"۔

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث الثاني والعشرون=حديث نمبر(22)

نهوض من السجود (سجدہ سے اُٹھنا)

عَن عبدالله بن عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا

---

[1] أخرجه أبو داود في السنن، بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رقم الحديث(733)، وبَابُ مَنْ ذَكَرَ التَّوَرُّكَ فِي الرَّابِعَةِ، رقم الحديث (966)، وابن حبان في الصحيح، ج5ص 181، رقم الحديث (1866)، والسراج في مسنده، ص55، رقم الحديث(100)، وفي حديثه، ج3ص 74، رقم الحديث(1926)، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ج4 ص 356، رقم الحديث (7310)، وفي شرح مشكل الآثار، ج 15ص 352، رقم الحديث (6072)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج 2ص 146، رقم الحديث(2642)

[2] انظر: نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار، ج2ص 132۔

شعیب الارنؤوط نے "صحیح ابن حبان" پر اپنی تحقیق میں کہا کہ: "إسناده حسن"۔

نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ" ۔ [1] وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه. واقره الذهبي. [2]

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں (سجدہ سے) کھڑے ہوتے ہوئے ہاتھوں پر ٹیک لگانے سے منع فرمایا:

امام حاکم رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے، اور شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کو برقرار رکھا۔

الحديث الثالث والعشرون=حديث نمبر (24)

الفاظ التشهد (تشہد کے الفاظ)

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ "التَّحِيَّاتُ لِلهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ". [3]

---

[1] أخرجه أبو داود في السنن، باب كَرَاهِيَةِ الِاعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ، رقم الحديث (992)، وابن خزيمة في الصحيح، ج1ص 343، رقم الحديث (692)، والحاكم في المستدرك، ج1ص 353، رقم الحديث (837)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج2ص 194، رقم الحديث (2808)، والبغوي في شرح السنة، ج3ص 169 حديث (671)

[2] انظر: مستدرك للحاكم، ومعه التلخيص للذهبي، ج1ص 353.

[3] أخرجه البخاري في الصحيح، باب الأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ، جزء 8ص 59، رقم الحديث (6265)، ومسلم في الصحيح، باب وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ، رقم الحديث (402)، وابن أبي شيبة في المصنف، ج1ص 260، رقم الحديث (2986)

"عبداللہ بن سخبرہ ابومعمر سے مروی ہے فرمایا: میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد یوں تعلیم دی، جیسے آپ مجھے قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دیتے تھے اس طرح کہ میری ہتھیلی آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھی "التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ". [1]

"هُوَ أَصَحُّ حَدِيثٍ عَنْ رسول الله ﷺ فِي التَّشَهُّدِ، وَالعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ المُبَارَكِ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ" [2]

امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے تشہد کے متعلق روایت کی گئی احادیث میں سے اصح ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ اور ان کے بعد تابعین میں سے اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ یہی سفیان ثوری، ابن المبارک، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

الحديث الرابع والعشرون = حدیث نمبر (24)

الاشارہ بالمسبحۃ (شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا)

---

[1] =وفي مسنده، ج 1ص 216، رقم الحديث (319)، وأحمد في مسنده، ج 7ص 49- 50، رقم الحديث (3935)، والسراج في حديثه، ج2ص 177، رقم الحديث (724)، وأبو يعلى في مسنده، ج9 ص 236، رقم الحديث (5347)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ج9ص 409، رقم الحديث(3797)، وأبو عوانة في المستخرج، ج 1ص 541، رقم الحديث (2026)، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ج2ص 26، رقم الحديث (894)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج2ص 199، رقم الحديث(2820)

[2] انظر: السنن الترمذي، باب ما جاء في التَّشَهُّدِ، تحت الرقم(289)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ ذَكَرَ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا". [1]

"حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دُعا کرتے تو اُنگلی سے اشارہ فرماتے، اور اُسے بار بار حرکت نہیں دیتے تھے"۔

وقال الامام النووي: رواه أبوداود بأسناد صحيح. وقال ابن الملقن: هذا الحديث صحيح. [2]

امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ اسے روایت کیا۔ اور ابن ملقن رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث الخامس والعشرون = حديث نمبر (25)

الاسراع في القيام الى الركعة الثالثة

(تیسری رکعت کی طرف قیام میں جلدی جلدی کرنا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ

---

[1] أخرجه أبو داود في السنن، بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ، رقم الحديث (989)، والنسائي في السنن، بَابُ بَسْطِ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ، رقم الحديث (1270)، وفي السنن الكبرى، ج2 ص 65، رقم الحديث (1194)، وعبد الرزاق في المصنف، ج2 ص 249، رقم الحديث (3242)، وأبو عوانة في المستخرج، ج1 ص 539، رقم الحديث (2019)، والطبراني في الدعاء، ج1 ص 203، رقم الحديث (638)، وفي المعجم الكبير، ج13 ص 99- 100، رقم الحديث (238)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج2 ص 189، رقم الحديث (2786)، وابن عبد البر في التمهيد، ج 13 ص 195۔

[2] انظر: المجموع شرح المهذب، ج3 ص 434، وخلاصة الأحكام، ج1 ص 428، والبدر المنير في تخريج أحاديث الشرح الكبير، ج4 ص 11۔

فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا وفيه" ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ". [1] وقال الحافظ الهيثمي: وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ. [2]

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے "نماز کے درمیان اور نماز کے آخر میں" تشہد کی تعلیم دی۔ اور حدیث میں ہے" پھر اگر نماز کا درمیانی تشہد ہوتا تو آپ تشہد سے فارغ ہوتے ہی کھڑے ہو جاتے"۔

حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس کے رجال (راویوں) کی توثیق کی گئی ہے۔

الحديث السادس والعشرون = حديث نمبر (26)

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَزِيدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ". [3] وصححه الهيثمي [4]

"عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں میں تشہد پر زیادتی نہیں کرتے تھے۔ حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی **تصحیح** فرمائی۔

الحديث السابع والعشرون = حديث نمبر (27)

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

---

[1] أخرجه أحمد في مسنده، ج 7ص 392، رقم الحديث (4382)، وابن خزيمة في الصحيح، ج 1ص 350رقم الحديث (708)

[2] انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج2ص 142، وفيه: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

شعیب الأرناؤوط نے "مسند احمد" پر اپنی تحقیق میں کہا: صحيح، وهذا إسناد حسن.

[3] أخرجه أبو يعلى في مسنده، ج 7ص 337، رقم الحديث (4373)

[4] انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج2ص 142.

قال: رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَنْ عَائِشَةَ، وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ وَهُوَ ثِقَةٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ" قلنا حتى يقوم؟قال: حتى يقوم". [1]

حضرت ابوعبیدہ اپنے والد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، آپ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ پہلی دونوں رکعتوں میں گویا کہ گرم پتھر پر ہوتے تھے۔ ہم نے کہا: حتی کہ آپ کھڑے ہو جاتے؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: حتی کہ آپ کھڑے ہوتے"۔

وقال :وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ: يَخْتَارُونَ أَنْ لَا يُطِيلَ الرَّجُلُ القُعُودَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَلَا يَزِيدَ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَقَالُوا: إِنْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ .هَكَذَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِ". [2]

---

[1] أخرجه النسائي في السنن ،بَابُ التَّخْفِيفِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ، رقم الحديث (1176)، وفي السنن الكبرى ، ج1ص 381،رقم الحديث (766)،والترمذي في السنن ،بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ القُعُودِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ، رقم الحديث (366)، ابن أبي شيبة في المصنف ، ج1ص 263، رقم الحديث (3016)، والشافعي في مسنده ،ص 43، وابن المنذر في الأوسط ، ج3ص 209، رقم الحديث (1521)،وابن الجعد في مسنده ،رقم الحديث(1550)،وأبو يعلى في مسنده ، ج 9ص 149،رقم الحديث (5232) ، والطبراني في المعجم الأوسط ، ج 5ص 201،حديث (5077)،والشاشي في مسنده، ج2ص 332،حديث(923.928)، والحاكم في المستدرك ، ج1ص 402، حديث (993)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج2ص 192، حديث (2800.2799)، والبغوي في شرح السنة، ج3ص 168 ، حديث (670)، والآخرون ـ وقال الترمذي :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

[2] انظر :السنن الترمذي ،تحت الرقم(366)

"امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: اہل علم کے ہاں اس پر ہی عمل ہے، اور اس بات کو مختار قرار دیتے ہیں کہ آدمی پہلی دو رکعتوں میں قعدہ کو لمبا نہ کرے، اور تشہد پر کسی چیز کو زیادہ نہ کرے۔ اور انہوں نے کہا اگر تشہد پر زیادتی کی تو اُس پر سہو کے دو سجدے لازم ہیں۔ اسی طرح شعبی وغیرہ سے مروی ہے"۔

میں (محمد وائل حنبلی) کہتا ہوں: شعبی سے جو مروی ہے، ابن ابی شیبہ نے "مصنف" [1] میں اُس کی تخریج کی ہے۔ "الرَّضف" (کا معنی) گرم کئے ہوئے پتھر۔

الحديث الثامن والعشرون=حدیث نمبر (28)

عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: "كَانَ أَبُو بَكْرٍ، إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ، يَعْنِي، حَتَّى يَقُومَ". [2]

"تمیم بن سلمہ سے مروی ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب دو رکعتوں پر (قعدہ) بیٹھتے تو گویا آپ گرم پتھر پر بیٹھتے یعنی حتی کہ کھڑے ہو جاتے"۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے کہا: (اس روایت کی) اسناد صحیح ہے۔ [3]

الحديث التاسع والعشرون=حدیث نمبر (29)

القعدة الاخيرة (آخری قعدہ)

"عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي، وَحَدَّثَنِي: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ، فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ ثم قال بعد الشهادتين: "فَإِذَا قَضَيْتَ هَذَا أَوْ قَالَ: فَإِذَا

---

[1] انظر: مصنف لابن أبي شيبة، ج1 ص 263، رقم الحديث (3022)، بلفظ: "مَنْ زَادَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا سَهْوٍ"۔

[2] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ج1 ص 263، رقم الحديث (3017)، وله طرق۔

[3] انظر: التلخيص الحبير، ج1 ص 474۔

فَعَلْت هَذَا فَقَدْ قَضَيْت صَلَاتَك ,إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ . وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ". [1]

"قاسم بن مخیمرہ سے مروی ہے، فرمایا: علقمہ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر مجھے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ کو پکڑا، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑا، انہیں نماز میں تشہد کی تعلیم دی، پھر شہادتین کے بعد فرمایا:" جب تم نے یہ پورا کرلیا، یا فرمایا: جب تم نے یہ کرلیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی۔ اگر تم کھڑا ہونا چاہتے ہو تو کھڑے ہوجاؤ، اور اگر بیٹھنا چاہتے ہو تو بیٹھ جاؤ"۔

وقال الهيثمي: وَرِجَالُ أَحْمَدَ مُوَثَّقُونَ". [2]

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا: امام احمد رحمہ اللہ کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔

الحديث الثلاثون= حديث نمبر (30)

صفة السلام(سلام کا طریقه)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بن مسعود رضي الله عنه. "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

---

[1] أخرجه أبو داود في السنن ,باب التَّشَهُّد, حديث (970), وأحمد في مسنده , ج 7 ص 108۔ 109 حديث, (4006), وأبي حنيفة في مسنده رواية أبي نعيم , ص 93, والدارمي في السنن , ج2ص 846, حديث (1380),وابن الجعد في مسنده (2593), والدارقطني في السنن , ج2ص 164 حديث (1333۔ 1336),والطحاوي في شرح معاني الآثار, ج1ص 275, حديث(1641۔ 1642) , وابن المقرئ في المعجم ,ص 214 حديث (681),وابن حبان في الصحيح , ج5ص 291۔ 292 حديث (1961), والبيهقي في السنن الكبرى, ج2ص 248, حديث (2965) , وابن حزم في المحلى, ج 2ص 309,وابن عساكر في تاريخ دمشق, ج 49ص 197۔

[2] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد, ج2ص142۔

يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ: السلام عليكم ورحمة الله، السلام عليكم ورحمة الله"۔ [1]

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب (یعنی دونوں طرف) سلام پھیرتے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ"، "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھی جاتی"۔

حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ "وَالعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ "۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین میں سے اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔

الحديث الحادى والثلاثون=حديث نمبر (31)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ". قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ: " يَعْنِي: أَنْ لَا تَمُدَّهُ مَدًّا "۔ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ العِلْمِ"۔ [2]

---

[1] أخرجه أبو داود في السنن، والنسائي في السنن، كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ؟ رقم الحديث (1324)، والترمذي في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ، رقم الحديث (295)، وابن ماجه في السنن، بَابُ التَّسْلِيمِ، رقم الحديث (914)، وأبو يعلى في مسنده، ج 9ص 40، حديث (5102)، و(5214)، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ج1ص 267، حديث (1589)، وابن حبان في الصحيح، ج 5ص 331۔ 332، حديث (1991)، والآخرون ۔قال الترمذي: وَفِي البَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَالبَرَاءِ، وَعَمَّارٍ، وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، وَعَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

[2] أخرجه الترمذي في السنن، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ، رقم الحديث (297)، =

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،فرمایا:سلام کا حذف (یعنی سلام کوزیادہ لمبانہ کرنا) سنت ہے"۔ [1] امام علی بن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا:عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہا:اس کا مطلب یہ ہے کہ سلام کوزیادہ لمبانہ کرے۔

قال الترمذي: " هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ ".

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا:یہ حدیث حسن صحیح ہےاور اسے ہی اہل علم نے مستحب قراردیا ہے۔

الحديث الثاني والثلاثون = حديث نمبر (32)

تاكيد المحافظة في سنة الفجر

(فجر کی سنت میں محافظت کی تاکید)

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: "جَاءَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الْفَجْرَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى سَارِيَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ". [2]

"حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ سے مروی ہے،فرمایا:حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے جبکہ امام نماز پڑھارہا تھاتو آپ نے ایک ستون کی طرف دورکعتیں ادا

---

[1] =وأبو داود في السنن ،باب حذف التسليم، رقم الحديث (1004) ، وأحمد في مسنده ج 16ص 515، رقم الحديث (10885) ، والبزار في مسنده ،ج 14 ،ص 296،رقم الحديث (7905) ، وابن خزيمة في الصحيح ،ج1ص 362، حديث (734) ، والحاكم في المستدرك ، ج1ص 355، حديث (842ـ 843) ، والبيهقي في السنن الكبرى ، ج2 ص 256، حديث(2990) ، والبغوي في شرح السنة ج 3ص 209، حديث (701)۔

[2] أخرجه عبد الرزاق في المصنف ،ج2ص 444 وحديث (4021ـ 4022) ، والطبراني في الكبير ج9ص 277،رقم الحديث (9385ـ 9386) ، والطحاوي في شرح معاني الآثار ،ج1 ص 374،حديث وابن المنذر في الأوسط ،ج5ص 231 ـ 232، حديث (2762)

فرمائیں کیونکہ آپ نے فجر کی دو رکعتیں ادا نہیں فرمائی تھیں"۔

وقال الهيثمي: ورجاله موثقون".[1] وقال الحافظ العيني: اخرجه الطحاوي من ثلاث طرق صحيحة".[2]

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا: اس (طبرانی) کے رجال کی توثیق کی گئی ہے۔ اور حافظ عینی رحمہ اللہ نے کہا: امام طحاوی رحمہ اللہ نے تین صحیح طرق سے اس کی تخریج کی ہے۔

الحديث الثالث والثلاثون=حديث نمبر (33)

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: "جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ".[3]

"ابو عثمان انصاری سے مروی ہے، فرمایا: عبداللہ بن عباس آئے جبکہ امام صبح کی نماز میں تھا، آپ نے دو رکعتیں (یعنی فجر کی دو سنت) ادا نہیں کی تھیں۔ عبداللہ بن عباس نے امام کے پیچھے (یعنی کچھ فاصلہ پر علیحدہ اپنی) دو رکعتیں (یعنی سنت) ادا کیں، پھر ان کیساتھ (جماعت) میں شامل ہوگئے"۔

قال الحافظ العيني: اخرجه من طريقين صحيحين.[4]

حافظ عینی رحمہ اللہ نے کہا: امام طحاوی رحمہ اللہ نے دو صحیح طریقوں سے اس کی تخریج کی ہے۔

الحديث الرابع والثلاثون=حديث نمبر (34)

عن مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُولُ: "أَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

---

[1] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج2ص 75۔

[2] نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار في شرح معاني الآثار، ج6ص 78۔

[3] أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ج1ص 375، رقم الحديث (2201)

[4] نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار في شرح معاني الآثار، ج6ص 80۔

عَلَيْهِمَا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ ، وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ،فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ". [1]

" مالک بن مغول سے مروی ہے، فرمایا: میں نے نافع کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز فجر کیلئے اٹھایا جبکہ جماعت کھڑی ہوچکی تھی،تو آپ کھڑے ہوئے، پس آپ نے دو رکعت (سنت) ادا کیں"۔

قال العيني : اخرجه من ثلاث طرق صحاح". [2]

حافظ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے تین صحیح طرق سے اس کی تخریج کی ہے۔

الحديث الخامس والثلاثون=حديث نمبر (35)

"عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ "أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ". [3]

" ابوعبیداللہ سے مروی ہے، وہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مسجد میں داخل ہوئے، اور لوگ فجر کی نماز میں صف باندھے ہوئے تھے،تو آپ نے مسجد کے کونے میں دو رکعت (سنت) ادا فرمائیں، پھر قوم کیساتھ نماز میں شامل ہوئے"۔

"وقال الحافظ العيني: أخرجه بإسناد صحيح. وأبو عبيد الله هو مسلم بن مِشْكَم الخزاعي الدمشقي كاتب أبي الدرداء ". [4]

حافظ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسناد صحیح کیساتھ اس کی تخریج کی۔ ابوعبیداللہ: یہ مسلم بن مشکم الخزاعی الدمشقی،حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے کاتب ہیں۔

---

[1] أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ج 1 ص 375 رقم الحديث (2203)

[2] نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار في شرح معاني الآثار، ج 6ص 81۔

[3] أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ج 1 ص 375 رقم الحديث (2205)

[4] نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخبار في شرح معاني الآثار، ج 6ص 81، بتصرف۔

الحديث السادس والثلاثون=حديث نمبر (36)

سجدتا السهو (سهو کے دو سجدے)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ". [1]

" حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی تو آپ کو سہو لاحق ہو گیا آپ نے دو سجدے کیے پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا"۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

"ورواه الحاكم وقال: صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، وأقره الذهبي" [2]

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا، اور کہا: شیخین کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے جبکہ شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی، اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کو برقرار رکھا ہے۔

---

[1] أخرجه أبو داود في السنن، بَابُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيهِمَا التَّشَهُّدُ وَالتَّسْلِيمُ، رقم الحديث (1039)، والترمذي في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، رقم الحديث (395) وأبو عوانة في المستخرج، ج 1 ص 515، رقم الحديث (1926)، وابن المنذر في الأوسط، ج 3 ص 316۔ 317، رقم الحديث (1712)، والطبراني في المعجم الأوسط، ج 2 ص 360، رقم الحديث (2229)، والبيهقي في معرفة السنن والآثار، ج 3 ص 281، رقم الحديث (1458)، وفي السنن الكبرى، ج 2 ص 499، رقم الحديث (3896)، و(3897)، وابن حزم في المحلى، ج 3 ص 83، والآخرون۔

[2] المستدرك على الصحيحين، ج 1 ص 469۔ قلت: فهو بدون ذكر التشهد بعد السجدتي السهو۔

الحديث السابع والثلاثون=حديث نمبر(37)

لوشك في عدد الركعات يبني على الارجح

(اگر تعداد رکعت میں شک ہو تو ارجح پر بنا کرے)

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ أَرْبَعٍ، وَأَكْثَرُ ظَنِّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ، ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ، قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ، ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا، ثُمَّ تُسَلِّمُ". [1]

"حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جب تم نماز میں ہو اور تمہیں تین یا چار (رکعت) ہونے میں شک لاحق ہو جائے اور تمہارا غالب گمان چار (رکعت) پر ہو تو تم تشہد بیٹھ جاؤ پھر دو سجدے کرو جبکہ تم سلام سے پہلے بیٹھنے والے ہو، پھر یونہی تشہد پڑھو اور پھر سلام پھیر دو"۔" اور اس حدیث کے مرفوع ہونے میں اختلاف کیا"۔

الحديث الثامن والثلاثون=حديث نمبر(38)

صفة صلاة الوتر(وتر کا طریقہ)

"عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ،أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ، كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ بِ

---

[1] أخرجه أحمد في مسنده، ج 7ص 158 برقم الحديث (4075)، وأبو داود في السنن، باب مَنْ قَالَ: يُتِمُّ عَلَى أَكْبَرِ ظَنِّهِ، (1028)، والدارقطني في السنن، ج 2ص 214 برقم الحديث (1417)، والبيهقي في الخلافيات بين الامامين الشافعي وأبي حنيفة، ج3ص 131، حديث (2193)، ومعرفة السنن والآثار، ج3ص 282، حديث (4588- 4589) وفي السنن الكبرى، ج2ص 475، حديث (3820)، و(3901)، والآخرون۔

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ". [1]

"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے، پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دُوسری رکعت میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے، اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے"۔

الحديث التاسع والثلاثون=حديث نمبر(39)

عَنْ عَلْقَمَةَ، "أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا يَقْنُتُونَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ". [2]

"حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے"۔

"وحسن اسنادہ ابن حجر"۔ [3]

---

[1] أخرجه النسائي في السنن، ذِكْرِ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ، رقم الحديث (1699)، و(1700)، وفي السنن الكبرى، ج1 ص 252، حديث (446)، وج2 ص 167، حديث (1436)، وابن المنذر في الأوسط، ج5 ص 203 (2703)، وابن السني في عمل اليوم والليلة حديث(706)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ج 11 ص 368، حديث(4501ـ 4503)، والدارقطني في السنن، ج2 ص 354ـ 355، حديث(1659ـ 1660)، والشاشي في مسنده، ج3 ص 324ـ325 حديث(1432ـ 1433)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج3ص 57، (4861ـ 4862)، و(4864)

[2] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ج4 ص 521، وفي نسخة: ج2 ص 97(6911)۔

[3] الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ج1 ص 194۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس کی اسناد کو حسن قرار دیا۔

"رواه الطبرانی من فعل ابن مسعود وصححه ابن حجر"۔[1] امام طبرانی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مسعود کے فعل سے روایت کیا۔ اور ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

الحديث الأربعون = حدیث نمبر (40)

المسارعة الى أداء السنة بعد الفريضة

فرض کے بعد سنت کی ادائیگی کی طرف جلدی کرنا

" عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: "اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ "يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ"۔[2]

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو آپ صرف" اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام "پڑھنے کی مقدار بیٹھتے تھے"۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے:" یا ذا الجلال والاکرام "۔ رسالہ مکمل ہوا۔ تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کیلئے ہیں۔

---

[1] المعجم الكبير للطبرانی، ج9ص 284، رقم الحديث (9432)، والدراية في تخريج أحاديث الهداية، ج1ص 193۔

[2] أخرجه مسلم في الصحيح ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ، حديث (592)، وابن ماجه في السنن، بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ، حديث (924)، والنسائي في السنن ، الذِّكْرُ بَعْدَ الِاسْتِغْفَارِ (1338)، والترمذي في السنن ، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ، حديث (298)، وأبو داود في السنن ، بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ، حديث (1512)، وابن أبي شيبة في المصنف ، ج 1ص 268، حديث (3085)، وابن حبان في الصحيح ، ج5 ص 340، حديث (2000)، والطبراني في المعجم الأوسط ، ج5ص 35، (4600)

تتمہ

عورت کی نماز

اہل اسلام میں سے تقریباً ہر صاحب علم ودانش اس بات سے آگاہ ہے کہ اسلام میں مرد اور عورت کے درمیان بعض مسائل واحکام میں فرق موجود ہے جس کی ایک مثال قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ تین "سورہ بقرہ" کی (282) نمبر آیت مبارکہ میں بعض معاملات میں دو عورتوں کی شہادت (گواہی) کو ایک مرد کی شہادت (گواہی) کے برابر قرار دیا ہے، اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾[1]

"دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو"۔

یونہی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ، قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ المَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ". [2]

"عقل اور دین میں ناقص ہوتے ہوئے ہوشمند مرد کی عقل کو لے جانے والا تم سے زیادہ کسی کو میں نے نہیں دیکھا۔ عورتوں نے عرض کیا ہمارے دین اور ہماری عقل کی کمی کیا ہے اے اللہ عزوجل کے رسول ﷺ! فرمایا: کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی نصف گواہی کے برابر نہیں"۔

---

[1] پارہ 3، سورۃ البقرۃ: آیت (282)

[2] أخرجه البخاري في الصحيح ،باب ترك الحائض الصوم، ج1 ص 68 (304) وغیرہ۔

پس ثابت ہوا کہ بعض شرعی مسائل و احکام میں خود اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ نے مرد و عورت کے درمیان فرق رکھا ہے، یونہی طریقہ نماز میں بھی بعض احکام و مسائل میں مرد اور عورت کے درمیان فرق رکھا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام ابوعبد اللہ محمد بن ادریس شافعی [م 204ھ] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وقد أدّبَ اللهُ تَعَالَى النِّسَاءَ بِالِاسْتِتَارِ وَأَدَّبَهُنَّ بِذَلِكَ رَسُولُهُ صلى الله عليه وسلم وَأُحِبُّ لِلْمَرْأَةِ فِي السُّجُودِ أَنْ تَضُمَّ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ وَتُلْصِقَ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا وَتَسْجُدَ كَأَسْتَرِ ما يَكُونُ لها وَهَكَذَا أُحِبُّ لها في الرُّكُوعِ وَالْجُلُوسِ وَجَمِيعِ الصَّلَاةِ أَنْ تَكُونَ فيها كَأَسْتَرِ ما يَكُونُ لها". [1]

"یعنی اور تحقیق اللہ تعالی نے عورتوں کے لئے پردے کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی یہی ادب سکھلایا ہے، اور عورتوں کے لیے سجدہ میں پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اپنے اعضا کو ملا کر رکھیں، اور پیٹ کو رانوں سے چپکا لیں، اور اس طرح سجدہ کریں کہ ان کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ ہو جائے، اور اسی طرح ان کے لیے زیادہ اچھا ہے کہ رکوع میں بھی اور جلسہ میں بھی، بلکہ تمام نماز میں ہی کہ وہ اسی طرح نماز پڑھیں کہ جس سے ان کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ ہو جائے۔

عورتیں تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَا وَائِلُ بْنَ حُجْرٍ، إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ، وَالْمَرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا". [2]

"یعنی اے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ! جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا

---

[1] كتاب الأم، ج1ص 132، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت۔

[2] المعجم الكبير للطبراني، ج22ص19 (28)، مكتبة ابن تيمية - القاهرة

کرو، اور عورت اپنے ہاتھ سینے کے برابر اُٹھائے ۔

حضرت اُم درداء رضی اللہ عنہا تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتی تھیں

"تَرْفَعُ كَفَّيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِينَ تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ..." . [1]

"یعنی آپ اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر اُٹھاتی تھیں جب نماز شروع فرماتیں تھیں" ۔

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں کہ: "شرح منیہ" میں ہے کہ:

"و اما المرأة فانها تضعها تحت ثدييها بالاتفاق لانه استرلها" .

عورت کو اپنے دونوں ہاتھ پستانوں کے نیچے رکھنا چاہئیں بالاتفاق کیونکہ یہ صورت اس کے لیے زائد ساتر ہے (یعنی اس میں زیادہ پردہ ہے)" ۔ [2]

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ: إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ" . [3]

"حضرت یزید بن ابی حبیب (تابعی) سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ دو عورتوں پر سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، پس آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو، کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے" ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة، ج1ص 216 (2470)، مكتبة الرشد-الرياض

[2] مجموع الفتاوى، ص 192، ايج ايم سعيد كمپنى پاكستان چوك، كراچى۔

[3] المراسيل لأبي داؤد، ص 117۔ 118 (87)، مؤسسة الرسالة، والسنن الكبرى للبيهقى، ج2ص 315 (3201)، دار الكتب العلمية، بيروت -

رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: "تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ". [1]

"یعنی کہ اکٹھی ہو کر اور خوب سمٹ کر نماز پڑھے"۔

اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ

"إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِزْ وَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا". [2]

"یعنی عورت جب سجدہ کرے تو خوب سمٹ کر اور اپنی دونوں رانوں کو ملائے رکھے"۔

رکعاتِ سنن قبل از فرائض وبعد از فرائض

"عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ". [3]

---

[1] مصنف ابن أبی شیبة، ج1ص 241(2778)، مكتبة الرشد-الرياض

[2] مصنف ابن أبی شیبة، ج1ص 241(2777)، مكتبة الرشد-الرياض

[3] أخرجه النسائی فی السنن، باب ثَوَابِ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ، رقم الحديث (1794)، و(1795)، وابن ماجه فی السنن، باب مَا جَاءَ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ، رقم الحديث (1140)، والترمذی فی السنن، باب مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ، مَا لَهُ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ، حديث (414)، وابن أبی شيبة فی المصنف، ج2ص 19، حديث (5975)، والدولابی فی الكنى والأسماء، ج 3ص 1186، حديث (2073)، وأبو يعلى فی مسنده، ج8ص 21، حديث(4525)

وقال الترمذی: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي مُوسَى، وَابْنِ عُمَرَ.

وعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ. وَحَدِيثُ عَنْبَسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن رات میں بارہ رکعتوں (سنّت مؤکدہ) کو ہمیشگی سے ادا کرے، وہ جنت میں داخل ہوگا (ایک روایت میں ہے کہ اللہ عزّوجل اُس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا، وہ بارہ رکعتیں) : چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے"۔

عصر سے قبل چار سنّت غیر مؤکدہ

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا". [1]

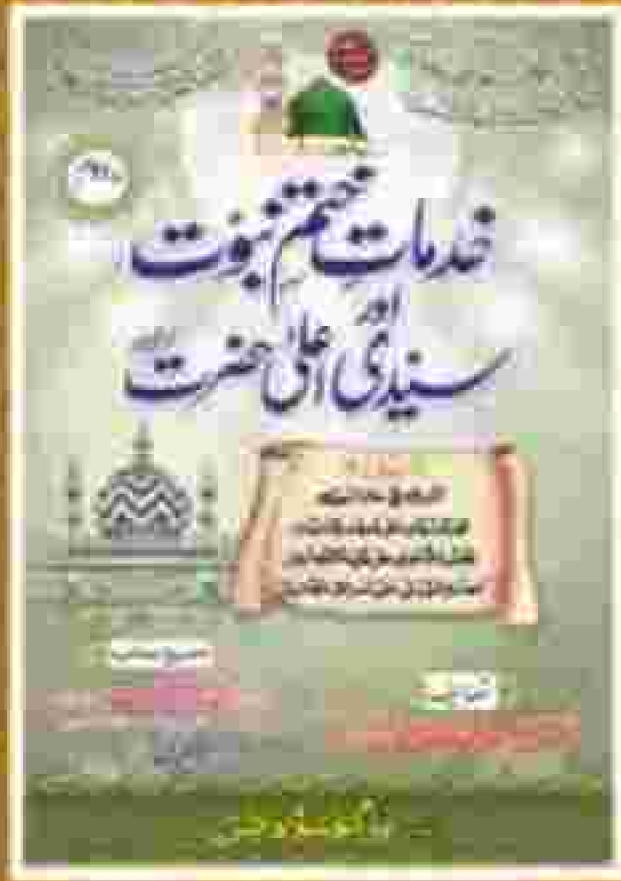
=في هَذَا البَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (أخرجه الترمذي في السنن، حديث (415)، وابن راهويه في مسنده، 4 ص 235 (2042)، والطبراني في الكبير، ج 23 ص 231، (435)

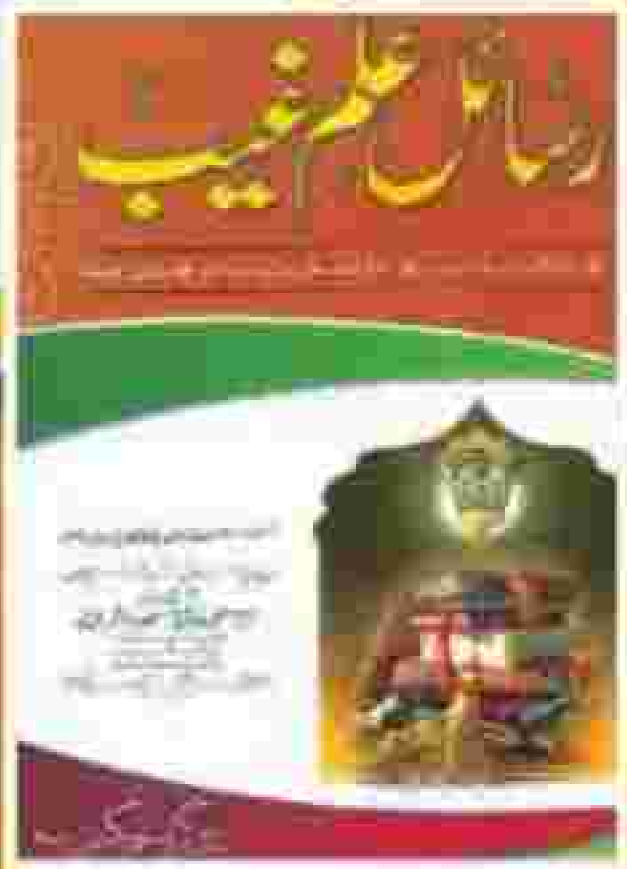
[1] أخرجه الترمذي في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي الأَرْبَعِ قَبْلَ العَصْرِ، رقم الحديث (430)، وأبو داود في السنن، بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعَصْرِ، رقم الحديث (1271)، وأحمد في مسنده ج 10 ص 188، رقم الحديث (5980)، وأبو داود الطيالسي في مسنده، ج 3 ص 444، رقم الحديث (2048)، وأبو يعلى في مسنده، ج 10 ص 120، رقم الحديث (5748)، وابن خزيمة في الصحيح، ج 2 ص 206، رقم الحديث (1193)، وابن حبان في الصحيح ج 6 ص 206، رقم الحديث (2453)، والطبراني في المعجم الكبير، ج 13 ص 452، رقم الحديث (14309)، والبيهقي في السنن الكبرى، ج 2 ص 665، حديث (4167)، والبغوي في شرح السنة، ج 3 ص 470، حديث (893)۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "معجم الاوسط" جلد اوّل ص 281 حدیث نمبر (916) کے تحت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فعلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے روایت کی ہے کہ:

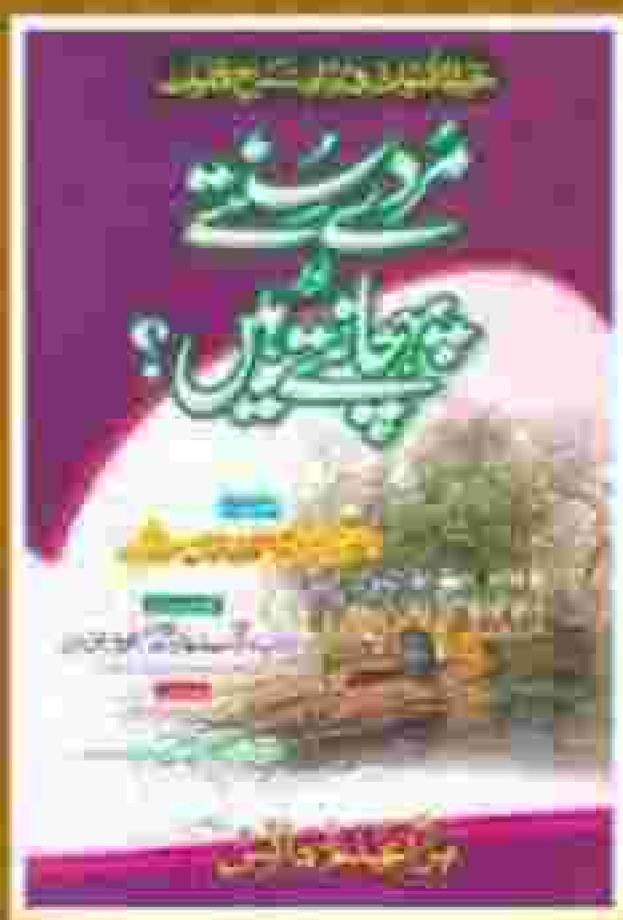
"كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا".=

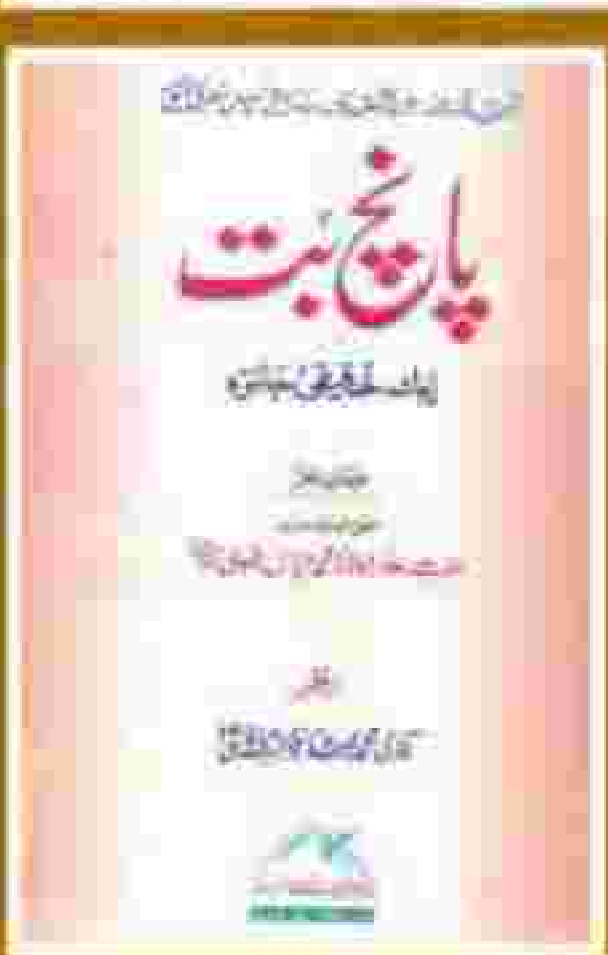




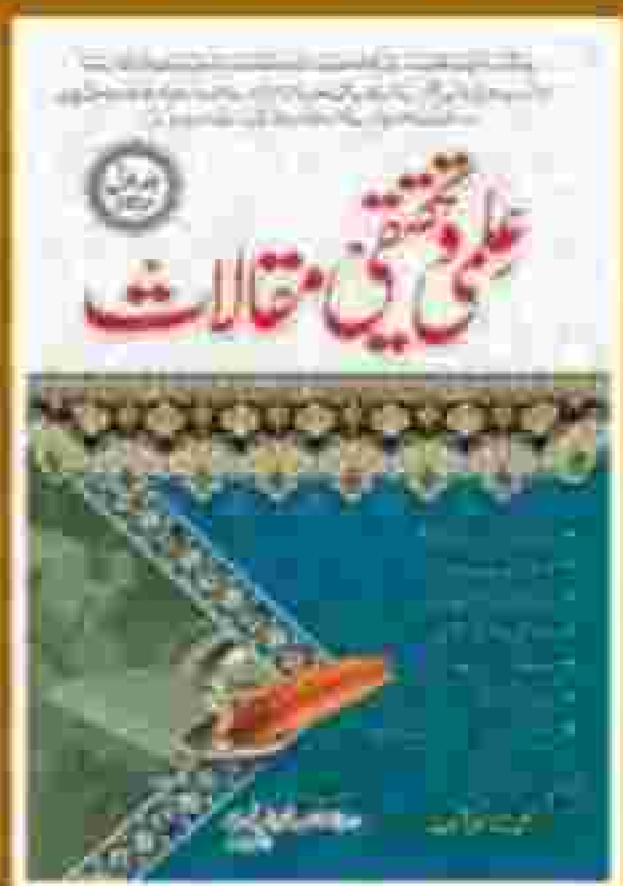














دار العلم اسلامک ریسرچ سنٹر پاکستان
0311-7784860

مین سرگودھا روڈ، کسوکے بائی پاس نزد لیاقت عباس بھٹی پیٹرول پمپ، حافظ آباد